الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

مسئلہ

ایمانِ حضرت ابوطالب سلام اللہ علیہ

عم رسول حضرت ابوطالب سلام اللہ علیہ کے ایمان پر تاریخی دلائل اور شواہد پر مدلل تحریر

مؤلف

علامہ محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری

ترتیب و اضافہ

آل رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

Published By: Mission Al Ashrafi Al Qadri (Katihar)

تفصیلات

نام کتاب	:	مسئلۂ ایمان ابو طالب سلام اللہ علیہ
نام مؤلف	:	علامہ قیصر رضا علوی حنفی مداری

پتہ

دائرۃ الاشراف جھہراؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی انڈیا

سن اشاعت	:	۷ اگست ۲۰۱۷
ترتیب واضافہ	:	الحاج آل رسول احمد الاشرفی القادری

پتہ

قصبہ ٹولی، سودھانی وایا بارسوئی گھاٹ ضلع کٹیہار بہار انڈیا

پروف ریڈنگ	:	عالمہ الفت فاطمہ امجدی کٹیہاری
صفحات	:	34
ناشر	:	مشن الاشرفی القادری (کٹیہار)

ملنے کا پتہ

Blogger
www.aalerasoolahmad.blogspot.com

Archive
www.archive.com/aale_rasool_ahmad

Scribd
www.scribd.com/aale8rasool8ahmad

Slideshare
www.slideshare.net/mdalerasool

Makanpur Sharif
http://qutbulmadar.org

قُلْ لَّآ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمایئے!

میں تم سے (اس تبلیغ رسالت پر) کوئی اجرت معاوضہ نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت کے

کیا تجھ کو بتاؤں میں عرفان ابوطالب
کونین میں پھیلا ھے فیضان ابوطالب

بچوں کا لھو دے کر پروان چڑھایا ھے
ھے دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر احسان ابوطالب

قصيدة رائعة

للإمام السجاد سيدنا زين العابدين علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم وعلى حبينا المصطفى أفضل صلاة وسلام

إن نِلتِ يا رِيحَ الصّباح يومًا إلَى أَرضِ الحَرَم
بَلّغ سَلامي رَوْضَةً فِيهَا النّبِيّ المُحتَرَم

يا مُصطفى يا مُجتَبى إرحَم على عِصْيَانِنا
مَجبُورَةً أَعمَالُنَا طَمْعًا وَ ذَنْبًا وَ ظُلَمْ

أَولَادُهُ في دَارُهُ أَعدَاؤُهُ في نارُهُ
صِدّيقُهُ في غَارُه ذَاكَ الوَلِي وَالمُحْتَرَم

فارُوقُهُ عَدلُ الصّفا عُثمانُهُ عَيْنُ الحَيَا
اَلمُرتَضى كَهفُ الوَرَى يَنْبُوع أَنْهَارُ الْكَرَم

صَلُّوا عَلَى عَيْنَ الصَّفا بِنْتُ النَّبِيّ المُصْطَفى
فَاطِمَةُ خَيْرُ النّسَاء ذَاتِ العُلَى وَالمُحْتَرَم

يا رحمَة لِلعالَمِين أنتَ شَفِيعُ المُذنَبِين
اَكرِمُ لَنَا يَوْمَ الحَزِيْن فَضْلاً وَجُوْداً وَّالكَرَمُ

يا رَحمَة لِّلعَالِمين أَدْرِكْ لِزَينَ العَابِدِين
مَحْبُوسِ أَيدِي الظَّالِمِين في المَوكَبِ وَالمُزْدَحَم

حرف آغاز

شہزادۂ قطب المدار امیر القلم حضرت علامہ و مولانا الحافظ سید ازبر علی جعفری المداری صاحب قبلہ

قبل اعلان نبوت ہی نبی مان گئے

کس قدر صاحب عرفان ابو طالب ہیں

جنکی آغوش میں اسلام پلا ہے منصف

واقعی ایسے **مسلمان** ابو طالب ہیں

اول المسلمین محسن اسلام حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ "**مسلمان تھے؟ یا نہیں؟**" اس عقیدہ میں اہل اسلام کا شروع سے ہی اختلاف رہا منفی و مثبت پہلوؤں کے ساتھ ساتھ سکوت نے بھی اپنا ایک مقام بنالیا تھا اور یہ مختلف فیہ مسئلہ بھی شر پسندوں کے شر سے بچنے کے لئے تمام مختلف فیہ مسائل کی طرح اپنے دائرہ اور کالم میں پناہ گزیں تھا اور قائلین ایمان و عدم ایمان میں جو جس بات کا قائل تھا وہ تھا جو نہیں تھا وہ نہیں تھا ان میں نظریۂ سکوت کا حامل ایک خاموش اور محتاط طبقہ بھی تھا۔

مگر اچانک تخریب کے بادلوں نے ایمان ابو طالب کو کاغذی پیرہن سمجھ کر اس پر برسنا شروع کر دیا، ایمان ابو طالب کو آوارہ ہواؤں نے ریت کا ٹیلہ سمجھ کر اڑانا اور بکھیرنا چاہا، تشدد پسند جھونکے اسے چراغ سحری سمجھ کر بجھانے پہ تل گئے، مخالف زلزلوں کے جھٹکوں نے قصر ایمان ابو طالب کی بنیادوں کو کھوکھلا سمجھ کر کھنڈرات میں تبدیل کر دینا چاہا، بحر مخالف کی شریر لہروں نے **کشتیٔ ایمان ابو طالب** میں سوراخ سمجھ کر اسے غرقاب کر دینے کا عزم کر لیا..........

مگر تخریب کے بادل یہ یاد رکھیں کہ بادلوں کے مقدر میں ٹکڑیاں ہو کر بکھرنا لکھا ہے، جس چراغ کو عشق نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فانوس حاصل ہو اس کو آوارہ جھونکے کیا طوفان بھی نہیں بجھا سکتے۔ جس کی بنیادوں میں کفالت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) کا لوہا پلایا گیا ہو اس کیلئے زلزلے کیا چیز ہیں؟ جس کشتی پر محبت رسول کے لنگر ہوں اسے شریر موجیں کیا سمندر کی طغیانیاں بھی غرقاب نہیں کر سکتیں۔

زبان رسالت سے جس کے ایمان کے چرچے ہوں **عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمتہ شفعت لابی وعمی** (خصائص الکبری)

اور زبان ابو طالب سے جس کی بزرگی ورسالت کے چرچے حرم کعبہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ اس طرح سے ہوں۔

وابیض یستسقی انعم بوجھه
ثمال الیتامی عصمته الارامل (دیوان ابوطالب)

جہاں دونوں کی زبانوں سے ایک دوسرے کی تصدیق ہو اب ایمان کی دلیل میں اس سے بہتر اور کون سی دلیل دی جاسکتی ہے جب کہ سب جانتے ہیں کہ وہ گود ابو طالب کی تھی جس میں نبی پرورش پائے وہ کاندھے ابو طالب کے تھے جس پر مصطفی (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) بیٹھتے تھے وہ لب ابو طالب کے تھے جو رخسار نبی (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) پر مچلتے تھے، وہ ابو طالب تھے جو نبی (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) کی تکلیف پر تڑپ جاتے تھے، وہ آغوش ابو طالب تھی جو پناہ مصطفی تھی وہ گھر ابو طالب کا تھا جہاں اسلام کی دعوت و تبلیغ اور ترقی کی میٹنگیں ہوتی تھیں۔

بہا اسلام کا دریا ابو طالب کے آنگن سے
بجا اسلام کا ڈنکا ابو طالب کے آنگن سے
مٹی ہے تیرگی باطل کی حق کی روشنی پھیلی
حرا کا چاند جب چمکا ابو طالب کے آنگن سے

مذکورہ دلائل کے علاوہ سے بھی ثابت ہے کہ آپ صاحب ایمان تھے تو پھر یہ واویلا کیوں کہ "صاحب ایمان نہیں تھے " (**معاذاللہ عزوجل**) درایتہ مضطرب اور مشکوک روایات کا سہارا لے کر آخر اس قدر ہائی لائٹ اب کیوں کیا جارہا ہے؟

ہر فریضہ سے بڑھ کر اس پر زور کیوں دیا جارہا ہے؟

کون سی سازش ہے جو اب بزور بازو ابھاری جارہی ہے؟

کیا کہہ دوں کہ کسی فردِ واحد کی تحقیق کو حرف آخر سمجھ کر سلف صالحین، فقہاو محدثین کی ایک مقدس جماعت کی تحقیقات پر انگشت نمائی کی جارہی ہے۔

بہت ضروری تھا کہ اس موضوع پر تحقیقی قلم اٹھایا جائے اور سینکڑوں کتابوں کے دفاتر سے اکتساب فیض کر کے امت کے ہاتھوں میں ایک ایسی تحریر و تحقیق پیش کی جائے جو دلائل کا سرچشمہ اور کنزالدلائل ہو۔ ایمان حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے تعلق سے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر رضا صاحب علوی المداری کا

مضمون زیب نظر ہے جو اپنی تمام تر خصوصیات کا حامل اور یگانہء روز گار ہے۔ ماشاء اللہ عزوجل اس قدر دشوار، سخت اور نازک موضوع پر قلم اٹھا کر دلائل کے ذخیرے سے مرصع کر کے ارباب محبت کے سامنے پیش کر دیا جو ہر صاحب قلم کی تقدیر کا روشن پہلو نہیں ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

زیر نظر مقالہ "**مسئلہ ایمان حضرت ابو طالب** سلام اللہ علیہ" واقعی سمندر کو کوزے میں بھرنے کے مترادف ہے اگر غیر جانب دار ہو کر اس تحریر کا مطالعہ کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ پھر کوئی شخص شان حضرت سیدنا ابو طالب میں زبان درازی نہیں کرے گا بلکہ اعتراف ایمان حضرت ابو طالب میں وقت بھی نہیں لگے گا۔ اس عظیم خدمت پر میں علامہ قیصر علوی حنفی مداری صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد کے ساتھ ساتھ بھر بھر دامن پھولوں کی سوغات پیش کرتا ہوں۔

مقالہ کی علمی فنی اور فکری زیب و زینت کے ساتھ ساتھ اس کی ضرورت و افادیت کو امت تک بالخصوص طبقۂ اہلسنت و جماعت تک پہنچانے کے لئے محب اہلبیت، فدائے اہلسنت، حضرت حافظ و مولانا الحاج آل رسول احمد الاشرفی القادری صاحب قبلہ مد ظلہ العالی (آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ) کی پیش قدمی اور انکی خدمات ملی و مذہبی پر صدہا صد بار مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

علامہ موصوف اہلسنت و جماعت کی ہمدردی اور اسکی فلاح و بہبود کی دولت سے مالا مال **قلب مطمئنہ** رکھتے ہیں۔ بارگاہ **لم یلد و لم یولد** میں ساتویں صدی ہجری کے مجدد اعظم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی و حضور پر نور سیدنا و سندنا شیخ سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار کا وسیلہ لے کر سراپا نیاز مند ہو کر متدعی ہوں مبداءِ رحم و کرم تمام تر ترقیاں سرفرازیاں کامیابیاں علامہ قیصر رضا مداری و علامہ آل رسول احمد اشرفی القادری کے قدم چومیں علم و عمل میں برکتیں عالمگیری مقبولیت ہمہ جہت شہرت ہر دل عزیز بلند اقبال سے سرفراز فرما کر غلامئ اشرف و مدار کے پٹے سے سبھی گردنوں کو اور بلند فرمادے۔ میری دعا کو نیز ان حضرات کی کاوش و خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے آمین۔

المستدعی

خاکپائے ولی

سید ازبر علی جعفری مداری غفرلہ الباری

دارالنور مکن پور شریف ضلع کانپور یوپی انڈیا

حضرت ابوطالب کی وصیت قریش کے نام

جب حضرت ابوطالب کا آخری وقت ہوا اور قریش کے عمائدین ان کے گرد جمع ہوئے تو آپ نے انہیں وصیت کی اور فرمایا: "اے گروہ قریش!

تم خلق اللہ میں خدا کی برگزیدہ قوم ہو میں تمہیں محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کے بارے میں نیکی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ قریش کے امین اور عالم عرب میں صادق ترین (سب سے زیادہ سچے اور راست باز) فرد ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) ان تمام صفات محمودہ کے حامل ہیں جن کی میں نے تمہیں تلقین کی۔ وہ ہمارے لئے ایسی چیز لائے ہیں جس کو قلب قبول کرتا ہے جبکہ دوسروں کی ملامت کے خوف سے زبان اس کا انکار کرتی ہے۔

خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حتی دیہاتوں اور گرد و نواح کے لوگ اور لوگوں کے پسماندہ طبقات آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کی دعوت قبول کرتے ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کے کلام کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کے امر (نبوت ورسالت) کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں۔

اے گروہ قریش! آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) تمہارے باپ کے فرزند ہیں لہذا آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کے لئے یار و یاور اور آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کی جماعت کے لئے حامی و ناصر بنو۔

خدا کی قسم! جو بھی آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کے راستے پر گامزن ہو گا وہ ہدایت پائے گا اور جو بھی آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کی ہدایت قبول کرے گا، سعادت و خوشبختی پائے گا؛ اور اگر میرے اجل میں تاخیر ہوتی اور میں زندہ رہتا تو آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم) کو درپیش تمام مشکلات جان و دل سے قبول کرتا اور بلاؤں اور مصائب کے سامنے (بدستور) آپ ((صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ سلم)) کا تحفظ کرتا۔

حوالاجات:

الکلاعی الأندلسی، الإکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ والثلاثۃ الخلفاء، ج1، صفحہ 295
الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج2، صفحہ 429
الحلبی، السیرۃ الحلبیۃ، ج2، صفحہ 49

عم رسول حضرت ابو طالب نے بنو ہاشم سے وصیت کرتے ہوئے کہا:

اے جماعت بنی ہاشم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت کرو اور ان کی تصدیق کرو تاکہ فلاح اور بہتری اور رشد و ہدایت پاؤ۔

حوالاجات:
تذکرۃ الخواص کے صفحہ 5
الخصائص الکبریٰ کی ج 1 صفحہ 87
السیرۃ الحلبیۃ ج 1 صفحہ 372-375

اب یہ سوال باقی ہے کہ جو مسلمان اور مؤمن نہ ہو اور جو نماز گزار نہ ہو وہ کیونکر کسی کو اسلام و ایمان اور نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟

اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں رکھتا وہ کیوں قریش اور بنو ہاشم کو دعوت ایمان دے گا؟

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از کلام: شیخ المشائخ محبوب ربانی سید علی حسین المعرف **اعلیٰ حضرت اشرفی میاں** کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

مثال مصطفی کوئی پیمبر ہو نہیں سکتا
ستارہ لاکھ چمکے مہر انور ہو نہیں سکتا

تجلی ذات کی ہے جلوہ رخسار احمد کی
حسین ایسا کوئی اللہ اکبر ہو نہیں سکتا

بڑوں میں کس نے تصدیق رسالت سب سے پہلے کی
صداقت میں کوئی صدیق اکبر ہو نہیں سکتا

حبیب کبریا کے جانشیں فاروق و عثمان ہیں
کوئی ان خاصگان حق کا ہمسر ہو نہیں سکتا

نبی کے یار اور انصار سب افضل ہیں عالم میں
مگر مثل علی کوئی برادر ہو نہیں سکتا

ولایت میں نہو جس کو توسل ذات حیدر سے
قبول درگہ حق وہ مقرر ہو نہیں سکتا

چڑھایا ان کو کاندھے پر رسول اللہ نے اکثر
کو ئی ہم رتبہ شبیر و شبر ہو نہیں سکتا

کوئی ہو متقی و عالم و زاہد زمانے میں
مگر آل محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

خدا نے آل محمد کو شرافت ایسی بخشی ہے
عزیزو اہل ایماں ان سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا

پھرا جو آل احمد سے اسے دل سے یقین جانو
کبھی یہ روسیا مقبول داور ہو نہیں سکتا

ہوا تو **اشرفی** مداح سلطان دوعالم کا
نصیبہ کا کوئی ایسا سکندر ہو نہیں سکتا

بحضور

سیدنا ابو طالب ابن جناب عبد المطلب عم حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم: حضرت صاحبزادہ پیر سید نصیر الدین نصیر چشتی گیلانی علیہ الرحمہ (گولڑہ شریف)

نذر محبوب خدا جان ابوطالب ہے
ساری دنیا پہ یہ احسان ابوطالب ہے

چشم بیدار ملی معرفت آگاہ نظر
درس حق ، خطبہ عرفان ابوطالب ہے

اللہ اللہ ! عجب شان ابوطالب ہے
حرم کعبہ ، ادب دان ابوطالب ہے

میں دل و جاں سے ہوں مداح ابوطالب کا
جو نفس ہے وہی قربان ابو طالب ہے

مصحف روئے محمد ہے نظر میں ہردم
مرحبا ، خوب یہ قرآن ابوطالب ہے

ہر گل تر پہ نچھاور ہیں فلک کے تارے
پر بہار ایسا ، گلستان ابوطالب ہے

اِن کے آغوش کی زینت ہیں علی شیر خدا
نور احمد ، تہ داماں ابوطالب ہے

قابل رشک ہیں انداز ابوطالب کے
حق کا عرفان ہی وجدان ابوطالب ہے

احترام اِن کا فرشتوں کی صفوں میں بھی ہوا
جس کو دیکھو وہ ثناخوان ابوطالب ہے

میں کہوں گا کہ ہے محروم بڑی نعمت سے
جو کوئی دست کش خوان ابوطالب ہے

مرتضی ہوں کہ ہوں سبطین، سبھی پیارے ہیں
ہر کرن ، شمع شبستان ابو طالب ہے

بعد تحقیق احادیث وروایات نصیر
میرا دل قائل ایمان ابو طالب ہے

الفت پنج تن پاک نے بخشا یہ شرف
آج کل دل مِرا مہمان ابوطالب ہے

الحمدلله حمدا کثیرا دائما ابدا کما اثنی علی نفسه و اشرف الصلوٰۃ والسلام علی حبیبه سیدنا و شفیعنا محمد وعلی اله واهل بیته و اصحابه واتباعه واولیاء امته اجمعین

حضور پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے حقیقی عمِّ مکرم (چچا جان) حضرت سیدنا ابوطالب سلام اللہ علیہ سچے پکے مسلمان تھے انکے نام کے ساتھ کلمات تکریم یعنی 'حضرت، حضور' سرکار' اسی طرح کلمات ترحم وترضی کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ عین سعادت ہے۔

قرآنی آیات کے مفاہیم واحادیث کریمہ اور اقوال اکابر سے سرکار بطحاء سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مومن کامل ہونا روزروشن کی مانند عیاں ہے قرآن عظیم کی کسی صریح آیت سے انکا عدم ایمان ثابت نہیں ہوتا نیز اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو انکے عدم ایمان کی اکثر روایات قرآن عظیم سے متعارض و متصادم نظر آتی ہیں لہٰذا ایسی صورت میں ہر وہ روایت غیر درست و ناقابل قبول ہوگی جو کتاب اللہ سے متعارض و متصادم ہو۔

گزارش ہیکہ پوری تحریر سنجیدگی کے ساتھ پڑھی جائے ان شاءاللہ کفر وشرک کا اندھیرا ختم ہو جائیگا اور ایمان واسلام کی روشنی نظر آنے لگے گی۔

قرآن پاک سے حضرت ابوطالب کے مومن ہونے کی دلیل

قال اللہ عزوجل ماکنت تدری ماالکتاب والایمان " ترجمہ: نہ تو آپ کتاب کو جانتے ہیں اور نہ ہی آپکو ایمان کا پتہ تھا۔ (شوریٰ آیت نمبر ۵۲)

حضرت امام قسطلانی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں کہ امام مادردی، امام واحدی اور امام قشیری رحمتہ اللہ علیہم نے اس آیت کے ضمن میں روایت بیان کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد کہ آپکو اس سے پہلے کتاب اور ایمان کی کچھ خبر نہ تھی حذف مضاف کے باب سے ہے

یعنی ایمان کا پتہ نہیں تھا تو یہ بات حضرت ابوطالب اور حضرت عباس اور دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق ہے کہ محبوب! آپ کے بتانے سے پہلے یہ نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ہی ایمان کی کچھ خبر تھی متن ملاحظہ ہو **واماقوله تعالیٰ "ماکنت تدری ماالکتاب والایمان حکاه المادردی والواحدی والقشیری وقیل انه من باب حذف المضاف ای ماکنت تدری اهل الایمان ای من الذی یومن ابوطالب اوالعباس اوغیرهما** (مواہب الدنیہ للامام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی جلد دوم ص ۸۹ مطبوعہ بیروت)

امام زرقانی علیہ الرحمہ مذکورہ بالا عبارت کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ **انه من باب حذف المضاف أی ماکنت تدری اهل الایمان من الذی یومن ابوطالب (عبدمناف) اوالعباس اوغیرهمافلماینافی انه مومن بالله وصفاته وقدیدل له بقیته آیته ولٰکن جعلناه نورًانهدی به من نشآءمن عبادنا۔**

ترجمہ: یہ آیت حذف مضاف کے باب میں سے ہے اور وہ اہل ایمان لوگ جو پہلے ایمان کو نہ جانتے تھے اور ایمان لائے وہ ابوطالب (عبد مناف) یا عباس اور دوسرے لوگ ہیں اور ان لوگوں کا اللہ عزوجل کی ذات وصفات پر ایمان لانا آیت مذکورہ کے منافی نہیں بلکہ یہ تو آیت کریمہ کے آئندہ آنے والے بقیہ اس حصہ پر دلالت کرتی ہے کہ "لیکن ہم نے اس قرآن کریم کو نور بنایا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں ۔"

ناظرین پر واضح ہونا چاہئے کہ مذکورہ دلیل ثبوت ایمان حضرت ابوطالب کے باب میں اس درجہ ٹھوس اور مضبوط ہے کہ جسے ہزاروں تاویلوں کے باوجود نہ تو الجھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی مسترد کیا جاسکتا ہے لہذا اب ہم ذیل میں اولاً انکے مومن ہونے کی کچھ روایات نقل کر رہے ہیں تاکہ انکی روشنی میں لوگوں کو اس عالی قدر کا مقام ومرتبہ اور علوِشان کا علم ہو سکے ۔

روایت نمبر ۱ : قَالَ العباس والله لقد قالَ اخی الکلمته اللتی امرته بها ترجمہ: حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے رسول سے کہا خدا کی قسم! میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے آپ انہیں جس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دے رہے تھے ۔(روض الانف مع سیرت ابن ھشام ج ۱ صفحہ ۲۸۵) اسی روایت کو امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نے اسطرح سے نقل کیا ہے۔

قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهمامات ابوطالب سنته عشرمن النبوةوکان قدبلغ عمره بضعاوثمانین سنةودخَل علیه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی مرض موته وقال له یاعم قلها یعنی کلمة الشهادة استحل لک بهاالشفاعته فلماتقارب منه الموت جعل یحرک شفتیه فأصغی الیه العباس بأُذنه وقال والله یاابن اخی لقدقال کلمة التی امرته بهافقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمدلله الذی هداک یاعم

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوطالب نے نبوت کے دسویں سال انتقال فرمایا اور اسوقت انکی عمر شریف ۸۵ سال سے اوپر تھی اور انکے مرض الموت میں رسول پاک علیہ السلام انکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا چچا جان! کہدیجئے یعنی کلمۂ شہادت پڑھیئے تاکہ آپکی شفاعت کرنا ہمارے لئے جائز ہو جائے پس جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو آپکے ہونٹ ہل رہے تھے تو حضرت عباس

نے آپکے ہونٹوں پر کان لگادئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے ابن اخی خدا کی قسم ابوطالب نے وہ کلمہ کہہ دیا ہے جس کا آپ نے انہیں حکم دیا تھا یہ سن کر حضور انور علیہ السلام نے فرمایا **الحمدلله الذی هداک یاعم** یعنی اے چچا شکر ہے اس معبود برحق کا جس نے آپ کو ہدایت بخشا۔ (کشف الغمہ للامام عبدالوھاب شعرانی ص ۱۲۰ مطبوعہ مصر)

حضرات! سیدنا سرکار ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمہ پڑھ لینے کی یہ وہ شہادت ہے جو اسی وقت دے دی گئی تھی جس موقع پر آپ سے تلقینِ کلمہ کا معاملہ در پیش تھا۔ اس روایت کے ہوتے ہوئے وہ روایت کیونکر دلیلِ کفر بنائی جاتی ہیں جنکے راویان نہ تو اس مجلس میں موجود تھے اور نہ ہی حضرت عباس سے زیادہ ثقہ و قوی ہیں۔

روایت نمبر ۲ :اِنَّ اللّٰه تعالیٰ احیاللنبیِ صلیٰ اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عمّه اباطالب وامن به۔ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابو طالب کو زندہ فرمایا اور وہ بزرگوار ان پر ایمان لے آئے۔(مختصر تذکرۂ قرطبی ج ا صفحہ ٦)

قارئین کرام! محبینِ ایمان واسلام کے لئے یہ روایت بھی کچھ کم نہیں ہے ہاں منکرین کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے اس روایت کو قدرے کمی بیشی کے ساتھ صاحب روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی نے بھی بیان کیا ہے بلفظہ ملاحظہ فرمایئے:

روایت نمبر۳: وقد جاء فی بعض الروایات ان النبیٔ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم لما عادَ مِن حجته الوداع احییَ اللّٰه له ابویه وعمه فآمنوا به۔ترجمہ: اور بیشک بعض روایات میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے آپکے لئے آپکے والدین اور چچا ابوطالب کو زندہ فرمایا اور وہ سب آپ پر ایمان لائے۔(روح البیان ج ۳ صفحہ ۴۱٦) علاوہ ازیں امام ابنِ حجر مکی قدس سرہ نے بھی آپکے ایمان کی یہ روایت نقل فرمائی ہے ملاحظہ کیجئے:

روایت نمبر ۴: ومن معجزاته صلی اللّٰه علیه وسلم احیاءالموتیٰ وکلامهم وفی الخبر ان اللّٰه تعالیٰ أحییٰ له ابویه وعمه اباطالب فآمنوا به۔ ترجمہ: اللہ کے رسول علیہ السلام کے معجزات میں سے مردوں کو زندہ فرمانا اور انکے ساتھ گفتگو فرمانا ہے روایت میں آیا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کے لئے آپکے والدین کریمین اور عمِ محترم حضرت ابوطالب کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔(النعمۃ الکبریٰ صفحہ ۹۱) اسکے علاوہ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نے بھی آپ کے ایمان کی روایت اس انداز میں بیان کی ہے ملاحظہ ہو:

روایت نمبر۵: ذکرَ سلمه بن سعید الجعفی رضی الله تعالیٰ عنه انَّ الله تعالیٰ احییٰ للنبیءِ صلی الله علیه وآله وسلم عمَّه اباطالب وآمنَ به ۔ ترجمہ: روایت کیا حضرت سعید بن جعفی نے کہ بیشک زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضورِ پاک علیہ السلام کے لئے انکے عمِ محترم حضرت ابوطالب کو اور وہ ان پر ایمان لائے ۔

روایت نمبر ٦: رویَ عن اسحاق بن عبدالله بن حارث قال قال العباس لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اترجو لابی طالب؟ قال کل الخیر ارجو من ربی۔ ترجمہ: اسحاق بن عبد اللہ بن حرث رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا آپ ابوطالب کے لئے پُرامید ہیں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے پروردگار سے انکے لئے ہر خیر اور بھلائی کے لئے امیدوار ہیں۔ (حوالاجات: طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۲۱ ، خصائص کبریٰ جلد اول ص ۲۱۵ مطبوعہ مدینہ منورہ ، تفسیر مراح لبید جلد دوم ص ۱۴۷)

صاحب تفسیر مراح لبید امام محمد نوی الجاوی مذکورہ حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مایدل علیٰ ان اباطالب مومن "ارجو من ربی" ورجاوہ محقق ولا یرجو کل الخیر الا مومن۔ ترجمہ: رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا یہ فرمان کہ میں اپنے پروردگار سے ان کے (حضرت ابوطالب) کے لئے ہر بھلائی کی امید کرتا ہوں اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت ابوطالب مومن ہیں اور حضور ختمی مرتبت علیہ السلام کا انکے لئے پُرامید ہونا محقق ہے جبکہ ہر خیر اور بھلائی کی امید سوائے مومن کے نہیں کی جاسکتی (تفسیر مراح لبید جلد دوم ص ۱۴۷ مطبوعہ مصر)

روایت نمبر۷: عن ابن عمر قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم اذاکان یوم القیامة شفعتُ لابی وعمی ۔ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو میں اپنے والدین اور چچا جان کی شفاعت کروں گا۔ (حوالاجات: خصائص کبریٰ ص ۲۱٦ ، مسالک الحنفاء ص ۳۱ ، الدرج المنیفہ ص ۷، الحاوی للفتاویٰ ص ۲۱۰)

ناظرین کرام! روایت مذکورہ بھی حضرت ابوطالب کے مومن ہونے کی قوی دلیل ہے کیونکہ آقا علیہ السلام کسی کافر یا مشرک کی شفاعت نہیں فرمائیں گے چنانچہ مذکورہ بالا جملہ روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومن کامل ہیں اور جب ایمان ثابت تو پھر انہیں حضرت حضور سرکار کہنا بھی درست بلکہ عین سعادت ٹھہرا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت ابوطالب سلام اللہ علیہ کو صیغۂ تکریم یعنی حضرت کہنے سے منع کرنا نری جہالت اور بہت بڑی محرومی ہے ۔

ادھر کچھ دنوں سے شوشل میڈیا پر حضرت ابو طالب کے ایمان سے متعلق دھواں دھار فتویٰ بازی ہو رہی ہے منکرین ایمان بہر صورت اپنا موقف ساری اسلامی دنیا پر تھوپنے کے لئے کمر کس چکے ہیں انہیں یہ بات قطعاً گوارا نہیں کہ کوئی حضرت ابو طالب کو مسلمان و صاحب ایمان یقین کرے بلکہ انکے لئے **"کلمہ تکریمیہ"** "حضرت" کا استعمال بھی نا قابل برداشت ہے ۔ جیسا کہ حضرت مولانا سید امین القادری صاحب مبلغ سنی دعوت اسلامی مالیگاؤں کی ایک تقریر کی ویڈیو کلپ میں دیکھا گیا ہے کہ ایک مفتی صاحب نے دوران تقریر امین القادری صاحب کو حضرت ابو طالب کہنے سے منع کیا میرے خیال سے ایمان حضرت ابی طالب پر صریح روایات ہونے کے باوجود جیسا کہ اوپر نقل ہوئیں کسی عالم و مفتی کو ایسی بیجا جراءت بہر حال نہیں کرنا چاہئے خیر منکرین ایمان بہر صورت چاہتے ہیں کہ ساری دنیا منکر ایمان عم مصطفےٰ بن جائے جبکہ قائلین ایمان کی طرف سے سنجیدہ تحریریں نشر کی جا رہی ہیں۔

اس تعلق سے راقم السطور گدائے کوئے سرکار ابو طالب فقیر محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری عرض کرتا ہے کہ کفر ابو طالب پر جتنی ساری روایتیں ہیں وہ سب درایۃً مشکوک اور مضطرب ہیں ہماری مذکورہ تحریر پر احباب اہلسنت میں سے کچھ حضرات اختلاف ظاہر فرما سکتے ہیں لہذا میں ان تمام حضرات سے عرض گزار ہوں کہ آپ تمامی صاحبانِ علم و تحقیق کو اختلاف کا بھرپور حق حاصل ہے لیکن واضح ہونا چاہئے کہ نام جن کا عمران اور کنیت ابو طالب ہے۔ جو دادا ہیں حضرت امام عالی مقام سیدنا آقا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور والد گرامی ہیں مولیٰ المسلمین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اور ہمدرد، غمگسار، وفا شعار، جانثار، عاشق زار ، عمِّ باوقار ، ہیں سید الانبیاء خاتم رسولاں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان بزرگوار کے ایمان واسلام کا مسئلہ کچھ اسطرح سے اختلاف کا شکار ہے کہ فرقۂ ضالہ حشویہ کلّی طور پر انہیں کافر قرار دیتا ہے جبکہ دوسرا گمراہ فرقہ رافضیہ کلّی طور پر انہیں مسلمان و صاحبِ ایمان کہتا ہے لیکن اکابرین اہلسنت میں کچھ حضرات انکے عدم ایمان کا قول کرتے ہیں اور کچھ حضرات انکے ایمان و عدم ایمان کے بارے میں سکوت کے قائل ہیں لیکن اکثر اکابرین انکے ایمان واسلام کے قصیدہ خواں ہیں خاص طور سے بزرگان دین اولیاء کاملین ایمان ابو طالب کا ہی دم بھرتے ہیں۔ اب جبکہ صورت حال کچھ اس طرح کی ہے تو کچھ لوگ سنی العقیدہ ہونے کے باوجود انکے مسلمان اور صاحب ایمان ہونے کے قول کو پڑھکر سنکر یا انکے نام کے ساتھ "حضرت" یا" حضور" یا"رضی اللہ تعالیٰ عنہ" دیکھ کر وحشی نیل گاؤ کی طرح کیونکر بدک رہے ہیں؟

چلئے یہ بات اپنی جگہ مسلم کہ بخاری و مسلم و ترمذی اور دوسری کتب احادیث کے اندر ان کے خاتمہ بالکفر کی وہی چار پانچ روایتیں گھوم گھوم کر لکھی گئی ہیں مگر انہیں کی طرح والدین رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کے بارے میں بھی تو خاتمہ بالکفر کی روایت انہیں محدثین نے اپنی انہیں صحاح جوامع اور سنن میں تحریر کی ہیں پھر کیابات ہے کہ ایک روایت تسلیم ہے اور ایک سے انکار ہے؟؟؟

حضرت ابو طالب کا کفر ثابت کرنے کے لئے بخاری و مسلم کو سرپر لے کر گھومنے والے کیا اب والدین پاک مصطفیٰ علیہم السلام کو بھی کافر و مشرک تسلیم کرینگے؟؟؟

اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا سہارا لے کر اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے والے اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی یہ تحریر بھی پڑھ لیں جس میں انہوں نے بخاری'مسلم اور کچھ دیگر کتب حدیث کے تعلق سے الفضل الموہبی میں کئی جگہ بہت شاندار سطریں زیب قرطاس کی ہیں۔ نمونہ کے طور پر الفضل الموہبی کی صرف ایک عبارت نقل کی جارہی ہے ملاحظہ ہو:

اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں کہ کس آیت یاحدیث میں ارشاد ہواہے کہ بخاری یاترمذی بلکہ امام احمد ابن المدائنی جس حدیث کی تصحیح یاتخریج کردیں وہ واقع میں بھی ویسی ہی ہے کون سانص آیاہے کہ نقد رجال میں ذہبی وعسقلانی بلکہ نسائی وابن عدی ودار قطنی بلکہ یحی بن قطعان ویحی بن معین وشعبہ وابن مہدی جوکچھ کہہ دیں وہی حق جلی ہے جب خود احکام الہیہ کے پہچاننے میں ان اکابر کی تقلید نہ ٹھہری جوان سے بدرجہا ارفع واعلیٰ اعلم واعظم تھے جنکے یہ حضرات اور انکے امثال مقلد و متبع ہوئے جنکے درجات رفیعۂ امامت انہیں مسلم تھے۔ (الفضل الموہبی فی معنیٰ اذا صح الحدیث فہو مذہبی منزل سوم ص ۱۲)

تمام اہلسنت سے مخاطب ہوں کہ آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو عقلِ سلیم بخشی ہے اور علم دین کے نور سے پرنور کیاہے تو آپ اس کا بھی کبھی کبھی استعمال فرمایا کریں اور ہر کسی روایت کو درایۃً بھی پرکھنے کی کوشش فرمائیں۔

دلائل کی کمزوری ومضبوطی پر بھی نظر رہنی چاہیئے محض یہ نظریہ رکھنا کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر پر رسالہ لکھ دیاتو اب پوری امت پر انکی تکفیر واجب ہوگئی قطعی نادرست نظریہ ہے۔

حضرات! بخاری کی روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیاتو حضرت مولیٰ علی بارگاہِ نبوت میں تشریف لائے اور پیارے آقا علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایاکہ یارسول اللہ آپ کا گمراہ چچا مر گیا۔

اہل ایمان! انصاف بتائیں کہ جو لب ولہجہ ایک محسن اسلام اور حضور پاک کے محبوب چچا کے لئے خود انکے دلبند حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جانب منسوب کیاگیاہے کیاان سے یہ ممکن ہے؟؟؟

کیا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش وتربیت نے حضرت علی پر اتنا بھی اثر نہیں کیا تھا کہ جس باپ کا جسدِ خاکی ابھی سپرد خاک بھی نہیں ہوا ہے اس باپ کے موت کی خبر اس درجہ غیر مہذب انداز میں دیں؟؟؟

کیا مذکورہ بالا لب ولہجہ باب علم نبی کا ہو سکتا ہے؟؟ ہرگز نہیں

حضرت ابو طالب کے عدم ایمان سے متعلق مسلم اور بخاری کی ان روایات کی حقیقت اور قرار واقعی معلوم کرنے کے لیئے فقط اس قدر جان لینا کافی ہے کہ ان روایتوں میں جس آیت کو کفر حضرت ابو طالب سلام اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل کے طور پر ان کے حق میں نازل ہونا لکھا ہے وہ آیت مکہ میں نازل ہی نہیں ہوئی بلکہ دس بارہ برس کے بعد اس کا نزول مدینہ طیبہ میں ہوا اور یہ متحقق کہ وصال حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے تین سال قبل مکہ معظمہ میں ہوا ہے خود بخاری کے اندر بھی اسکا ثبوت موجود ہے۔

اسی طرح اس عنوان کی ایک روایت حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب کر کے بیان کی گئی ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح خیبر کے بعد سات ہجری میں مسلمان ہوئے یعنی سرکار ابو طالب کے وصال پر ملال کے دس سال بعد چنانچہ یہ بزرگوار اس وقت نہ تو مسلمان ہوئے تھے اور نہ مکہ میں موجود تھے اور نہ تو روایت میں ایسا کوئی جملہ ہے کہ مجھ سے یہ بات فلاں نے بیان کی اور پھر اثبات کفر ابو طالب کا جنون جن کے آنکھوں کی نیندیں اڑا چکا ہے انہیں کیا تفاسیر میں یہ باتیں نہیں ملیں کہ آیات مبارکہ **"انَّکَ لا تَھدی من اَحببت"** اور **"ماکان للنبی۔ الخ"** حضرت ابو طالب کے حق میں نہیں ہیں؟؟؟ اگر نہیں ملیں تو مطالعے کو اور وسعت دیں اور اگر ملیں ہیں تو کیا سبب ہے کہ کفری روایتوں پر ہی جان قربان کی جا رہی ہے؟؟؟

آیت کریمہ: اِنَّکَ لاتَھدِی مَن اَحبَبتَ حضرت ابو طالب کے حق میں نہیں نازل ہوئی چنانچہ پوری آیت میں ظاہر طور پر ایک بھی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ فی الواقع یہ آیت حضرت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی جیسا کہ مفسرین کرام نے بھی لکھا ہے کہ اس آیت میں **کفر ابی طالب** پر کوئی دلیل ظاہر نہیں ہے چنانچہ رئیس المفسرین امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سب سے پہلے یہی خیال ظاہر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو: **اعلم اِنَّ فی قوله تعالیٰ انک لاتھدی من احببت ولٰکن اللّٰه یھدی من یشاءُ ۔ مسائل المسئلة الاولیٰ ھذہ الآیة لادلالته فی ظاھرھا علی کفر ابی طالب** یعنی جان لیجئے کہ بیشک **انک لاتھدی الی آخرالآیه** میں کئی مسئلے ہیں پہلا مسئلہ نہیں دلالت کرتی یہ آیت اپنے ظاہر میں کفر ابی طالب پر۔ (تفسیر کبیر جلد ششم ص۴۴۹)

علاوہ ازیں امام محمد بن عمر نوی جاوی اپنی مشہور نام تفسیر مراح لبید میں انک لاتھدی من احببت کے تحت فرماتے ہیں: **انک لاتھدیـ وھذہ الآیہ لادلالة فی ظاھرھاعلی کفرابی طالب لان اللّٰہ ھوالذی ھداہ بعدان ائیس منہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اماالحدیث الدلالة علی عذابہ ودخولہ فھوالترک النطق بالشھادةوان اِعتَدَّبہ فالعذاب یکون فی مقابلة ترک فرض آخرومایدل علی انہ آمن برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انہ قدوصی عندموتہ باتباع رسول اللّٰہ صلی علیہ وآلہ وسلم۔** (مراح لبید جلد دوم صفحہ نمبر ۱۴۶ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: یہ آیت ظاہری طور پر حضرت ابوطالب کے کفر پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوطالب کوہدایت دے دی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے مایوس ہوگئے تھے اوروہ حدیث جو آپکے عذاب اور جہنم میں داخل ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ اسلئے بھی ہوسکتی ہے کہ انھوں نے شہادت کو بیان نہ کیا اگر اس کو شمار کر بھی لیاجائے تو یہ عذاب دوسرے فرض کے ترک کرنے پر ہو گا اور آپکے ایمان لانے پر دوسری اہم ترین دلیل یہ ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے وقت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم پر ایمان لانے کی وصیت کی تھی۔

اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر اوردر منثور میں نقل ہے کہ **عن سعیدبن ابی راشدقال کان رسول قیصرجاءالی کتب معنی قیصرالی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کتاباً فاتیتہ فدفعت الکتاب فوضعہ فی حجرہ ثم قال عن الرجل قلت من تنوخ قال ھل لک فی دین ابیک ابراھیم الحنیفة قلت انی رسول قوم وعلی دینھم حتی ارجع الیھم فضحک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ونظرالی صحابہ وقال انک لاتھدی من احببت ولٰکن اللّٰہ یھدی من یشاء** (حواجات: تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۸۲، تفسیر در منثور صفحہ ۳۴۵)

حضرت سعید بن ابی راشد سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں قیصر روم کا قاصد خط لیکر حاضر ہوا تو آپ نے وہ خط اس سے لے کر پتھروں کے درمیان رکھ دیا اور سوال کیا کہ یہ شخص کس قوم سے تعلق رکھتاہے کہاگیا کہ قبیلہ بنی تنوخ سے تو آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ کیاتوچاہتاہے کہ تجھے تیرے باپ ابراہیم کادین حنیف نہ پیش کیاجائے تواس نے کہاکہ میں اپنی قوم کا قاصد ہوں جب تک واپس نہ جاؤں دین کو تبدیل نہیں کرسکتا تو آپ نے تبسم فرماتے ہوئے صحابۂ کرام کی طرف دیکھا اورارشاد فرمایا **انک لا تھدی من احببت ولٰکن اللّٰہ یھدی من یشاء۔**

مذکورہ تفسیر خود صاحب قرآن نے فرمائی ہے جبکہ اسکے برخلاف پورے ذخیرۂ احادیث میں خود حضور ختمی مرتبت علیہ السلام کا کہیں کوئی ایسا قول مندرج نہیں ہے کہ جس میں اس آیت کو آنحضرت علیہ السلام نے بزبان خود سرکار ابوطالب کے حق میں بتایا ہو۔

بھائیو!! کیا صاحب قرآن کی اس تفسیر سے بہتر کسی کی تفسیر ہو سکتی ہے؟؟؟

مزید برآں امام شیخ احمد صاوی مالکی رحمتہ اللہ علیہ زیر آیت **انک لاتھدی** فرماتے ہیں کہ **وقیل انہ اُحیٰ واسلم ثم مات ونقل ھذاالقول بعض الصوفیۃ** یعنی اور کہا کہ انہیں زندہ کیا اور وہ اسلام لائے اور پھر انتقال فرمایا اور یہ قول بعض صوفیائے اہل صفانے نقل فرمایا ہے۔(تفسیر صاوی صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

منکرین ایمان سیدنا ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے انکے عدم ایمان پر پیش کی جانے والی آیت کریمہ "**وَھُم یَنھَونَ عَنہُ وَیَنئَونَ عَنہُ**" بھی حضرت ابوطالب کے حق میں نہیں نازل ہوئی پوری آیت کریمہ اس طرح سے ہے: **حتیٰ اِذَاجَاءُوکَ یُجادِلُونکَ یَقُولُ الَّذِینَ کَفَرُوآاِن ھَذآاِلآّ اَسَاطِیرُ الاَوَّلِین وَھُم یَنھَونَ عَنہُ وَیَنئَونَ عَنہُ وَاَن یَھلِکُونَ اِلآّاَنفُسُھُم وَمایَشعُرُونَ** (سورہ انعام آیت نمبر ۲۶/۲۵) ترجمہ: یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے لڑتے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں کہ یہ تو پہلوں کی داستانیں ہیں اور وہ اس سے روکتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں اپنی جانیں اور انہیں شعور نہیں۔ زیر نظر آیت کا جو ٹکڑا حضرت ابوطالب کے لئے پیش کیا جاتا ہے اس کا حضرت ابوطالب سے دور کا بھی کوئی رابطہ اور تعلق نہیں۔ دراصل یہ آیت عام کفار کے لئے ہے جیسا کہ آیت کا سیاق وسباق اس پر مشیر ہے چونکہ مضمون بہت زیادہ طوالت کا متحمل نہیں ہے اسلئے اختصار کے ساتھ کام لیتے ہوئے زیر نظر آیت کے تعلق سے چند مفسرین کی کتب سے حوالہ جات پیش کئے جارہے ہیں۔

تفسیر ابن عباس میں ہے **(وھم ینھون عنہ) وھوابوجھل واصحابہ وینھون عن محمدوالقرآن (وینئون عنہ) یمنعون عنہ ویتباعدون** یعنی **وھم ینھون عنہُ** اور وہ ابوجہل اور اسکے ساتھی ہیں جو نہیں مانتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کو اور **وینئون عنہ** دوسروں کو منع کرتے تھے آپ سے اور قرآن سے (تفسیر ابن عباس ص۔ ۹۲)

تفسیر خازن میں ہے کہ **وھم ینھون عنہ یعنی ینھون الناس عن اتباع محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم (وینئون عنہ) یعنی یتباعدون عنہ بانفسھم نزلت فی کفارمکۃ کانوایمنعون الناس عن الایمان بمحمدصلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وعن الاجتماع بہ وینھونھم عن استماع القرآن** (تفسیر خازن صفحہ ۱۰)

وھم ینھون عنہ یعنی لوگوں کا انکار اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وینئون عنہ یعنی دوررکھتے تھے ان سے اپنی جانوں کو نازل ہوئی یہ آیت کفار مکہ کے حق میں منع کرتے تھے لوگوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے سے اور آپکے پاس جمع ہونے سے اور منع کرتے تھے قرآن سننے سے۔

تفسیر نسفی مدارک میں ہے کہ **وینھون عنہ (ینھون الناس عن القرآن اوعن الرسول واتباعہ والایمان بہ (وینئون عنہ) ویبعدون عنہ بانفسھم** (تفسیر نسفی صفحہ ۸ مطبوعہ بیروت) یعنی **وینھون عنہ** انکار کرتے تھے لوگ قرآن سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انکی اتباع سے اور ایمان سے (**وینئون عنہ**) اور دور رکھتے تھے اپنی جانوں کو ان سے۔

ناظرین پر واضح ہونا چاہیۓ کہ متذکرہ آیت کریمہ کا اطلاق حضرت ابوطالب پر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اہل تواریخ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت ابوطالب حضور پاک علیہ کی باتیں سن کر کبھی ان سے دور نہ بھاگے بلکہ تاحیات سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ تین سال کی پر مشقت زندگی شعب ابی طالب میں گزاری لیکن آپ سے دور نہ بھاگے نیز ہمیشہ آپ کی باتوں کی تعریف وتوصیف اور انکے فوائد وفضائل بیان کرتے تھے اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں پر عمل کرنے کا مشورہ دیتے تھے یہاں تک کہ اپنی آخری وصیت میں بوقت نزع اہل قریش بالخصوص **بنی ھاشم** کو آپکے نقش قدم پر چلنے کی باضابطہ وصیت فرمائی اور یہی آپ کی آخری وصیت ہے اور اسی کو بصیرت کے ساتھ دیکھیں تو اقرار باللسان بھی ہے لہذا **وینھون عنہ وینئون عنہ** کو جن لوگوں نے آپکے لئے سمجھا ہے ان سے ضرور چوک ہوئی ہے۔

آیت کریمہ **ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین** - حضرت ابوطالب کے حق میں نہیں نازل ہوئی جیسا کہ سنن ترمذی میں روایت ہے کہ ایک شخص اپنے مشرک والدین کے لئے دعاء مغفرت کر رہا تھا جب یہ بات حضور پاک علیہ السلام کے پاس پہونچی تو آیتِ مبارکہ " **ماکان للنبیُ**۔ الخ" نازل ہوئی پوری حدیث بلفظہ ملاحظہ کریں۔

عن علی قالَ سمعت رجلا یستغفر لاَبویہ وھما مشرکان فقلت لہ اتستغفر لا بویکَ وھما مشرکان فقال اولیسَ استغفر ابراھیم لا بیہ وھو مشرک فذکرت ذٰلک للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنزلت ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین (ترمذی جلد دوم ص-۱۴۱)

دوستو! بتاؤاس آیتِ مبارکہ کی جو تفسیر بابِ علمِ نبی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیان فرمائی اور صاف صاف بتادیا کہ اس آیت کا نزول ایک شخص کی دعائے مغفرت جو اس کے مشرک والدین کے لئے ہورہی تھی اس کے تحت ہوا۔

اب بتایئے کہ حضرت مولیٰ علی مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ الکریم سے بڑا مفسرِ قرآن کون ہے جس کی روایت اس روایت پر ترجیح پاسکے ؟؟

علاوہ ازیں اسی ایتِ کریمہ کے تحت صاحبِ تفسیرِ مراحِ لبید فرماتے ہیں کہ **فظھرہ بھذاالاخبار انَّ الآیۃ نزلت فی استغفارالمسلمین لاقاربھم المشرکین الانزلت فی حقِّ ابی طالب لانَّ ھٰذہ السُّورۃ کُلھا مدنیۃ نَزلت بعدتبوک او بینھاوبین موت ابی طالب تکون اثنیٰ عشرسنۃ** (تفسیر مراح لبید جلد اول صفحہ ۳۵۷)

ترجمہ: پس یہ ظاہر خبریں ہیں اس آیت کے متعلق کہ اسکا نزول ان مسلمانوں کے حق میں ہے جن کے قریبی مشرک تھے اور نہیں نازل ہوئی یہ آیت حضرت ابوطالب کے حق میں تحقیق کہ یہ پوری سورۃ مدنی ہے اوراس کے نزول اور حضرت ابوطالب کی موت کے درمیان بارہ سال کاوقفہ ہے ۔

نیز علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ **لمامات ابوطالب جعل النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یستغفرلہ فقال المسلمون مایمنعنا ان نستغفر لآبآئناولذوی قرابتنا وقداستغفرابراھیم لابیہ وھذَامحمدیستغفرُلعمہ فستغفرو اللمشرکین فنزلت ھذہ الایۃ قال ابوالحسین بن منادیٰ ھذالا یصح انماقال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ لاستغفرَنَّ لک مالم اُنہ عنک**

(زادالمیسر جلد سوم صفحہ ۵۰۸ مطبوعہ مصر)

یعنی جب حضرت ابوطالب کاانتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے استغفار کرنا مقرر فرمایا تو مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے آباءواجداد کے لئے استغفار کرنا منع نہیں ہے اور بیشک استغفار کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کرتے ہیں پس مشرکین کے استغفار سے منع کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ابوالحسین بن منادیٰ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کو کہا تھا کہ میں آپ کے لئے استغفار کروں گا جب تک مجھے روکا نہ جائے۔

اسکے علاوہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آیت کریمہ **ماکان للنبی** الخ کے نزول کو حضرت ابوطالب کے لئے نہیں بتایا ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے مشرک والدین کے استغفار کو جائز سمجھتے تھے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ **اِنَّماظَھَرَفی ھٰذِہِ السُّورۃِ فلعل المومنین کان یجوزُلھم اَن یستغفروالابویھم من الکافرین** (تفسیر کبیر جز ۱۶ ص ۲۰۸)

نیز اسی کتاب مستطاب میں آپ نے امام واحدی کے حوالے سے حضرت حسین بن فضل کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے کہ **قال الواحدی قداستبعدَالحسین ابن فضل لان ھذہ السورة من آخرالقرآن نزولاً ووفاۃابی طالبٍ کانت بمکۃ** (تفسیر کبیر جزء ۱۶ صفحہ ۲۰۸) ترجمہ: امام واحدی کہتے ہیں کہ حضرت حسین بن فضل نے اس کو بعید جانا ہے اس لئے کہ یہ سورۃ کریمہ نزول کے لحاظ سے قرآن کی آخری سورۃ ہے اور وفات حضرت ابی طالب مکہ میں ہو چکی تھی۔ نیز صاحب تفسیر روح المعانی نے بھی مذکورہ آیت کریمہ کو در حق حضرت ابو طالب ماننے سے انکار کیا ہے جیسا کہ روح المعانی میں نقل ھے **لِاَنَّ ھذہ السورة من آخرقرآنٍ نزولاً ووفاۃابی طالب کانت بمکۃ فی اول الاسلام** (تفسیر روح المعانی جزء ۱۰ صفحہ ۹۲) یعنی تحقیق یہ آیت مبارکہ قرآن کے آخر پر نازل ہوئی اور وفات حضرت ابی طالب شروع اسلام کے وقت مکۃ المکرمہ میں ہوئی ہے۔

ان سب کے علاوہ حضور سیدنا امام سُہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے متذکرہ آیت کریمہ یعنی **ماکان للنبی** الخ کے نزول کے تعلق سے بہت عمدہ وضاحت پیش کی ہے۔

راقم الحروف افادۂ عام کی نیت سے اسے بھی نقل کرتا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ **وذکر قول اللّٰہ تعالیٰ ماکان للنبی والذین آمنوااَن یستغفرو اللمشرکین ، وقداستغفرعلیہ السلام یوم اُحدفقال اللھم اغفرلقومی فانھم لایعلمون وذالک حین جرح المشرکون وجھہ وقتلواعمہ وکثیرامن اصحابہ ولایُصحُ اَنَّ تکون الآیۃ نزلت فی عمہ ناسخۃالاستغفار یوم احدلِاَنَّ وفاۃعمہ کانت قبل ذالک بمکۃ ولاینسخ المتقدم المتاخر وقداجیب عن ھذہ السوال باجوبتہ قیل استغفارلقومہ مشروط بتوبتھم من الشرک کانہ ارادالدعاءلھم بالتوبۃ حتیٰ یغفرلھم ویقوی ھذالقول وذکرھاابن اسحٰق وھوان تکون الآیۃ تَاَخَّرَنُزولُھافنزلت بالمدینۃِ** (الروض الانف صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: اور ذکر اللہ عزوجل کے اس فرمان کا **مَاکَانَ لِلنَّبِی** الخ بیشک احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء استغفار فرمائی کہ یا اللہ میری قوم کو معاف فرمادے کہ یہ نہیں جانتے اور یہ اس وقت فرمایا جبکہ مشرکین نے آپکے چہرۂ انور کو زخمی کیا اور آپ کے چچا (حضرت امیر حمزہ) اور کثیر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو شہید کیا اور یہ صحیح نہیں کہ آپ کے چچا (حضرت ابو طالب) کے حق میں نازل ہوئی ہے جو احد کے دن کے استغفار کی ناسخ ہے کیونکہ آپ کے چچا (حضرت ابو طالب) کی وفات اس سے قبل مکہ میں ہو چکی تھی اور مقدم موخر کا ناسخ نہیں ہوتا اس سوال کے کئی جواب ہیں بعض نے کہا کہ آپ کی قوم کے لئے دعائے استغفار ان کی شرک سے توبہ کے ساتھ مشروط ہے گویا کہ ان کی توبہ کے لئے دعاء کا ارادہ کیا تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے اسکو یہ قول قوی کرتا ہے کہ ابن اسحاق نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کا نزول متاخر ہے اور یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

مزید بر آں **ماکان للنبی** الخ کے تحت ارشاد الساری شرح بخاری میں امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ **واستشکلَ ھذا بان وفاۃ ابی طالب وقعت قبل الھجرۃ بمکۃ** یعنی اور یہ مشکل ہے کیونکہ حضرت ابو طالب کی وفات ہجرت سے قبل مکۃ المکرمہ میں ہوچکی ہے اوراس معاملے میں کوئی اختلاف نہیں ہے مزید لکھتے ہیں کہ **وفی ذالک دلالت علی تاخرنزول اَلآیۃ عن وفاۃ ابی طالب والاصل عدم تکرار النزول** یعنی اس میں وفات ابی طالب آیت کے نزول کے تاخر پر دلالت کرتی ہے اور اصل یہ ہے کہ عدم تکرار نزول ہے یعنی دوبار نازل نہیں ہوئی۔

(ارشاد الساری جلد ہفتم ص ۲۲۶)

نیز حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اوران کے والد گرامی کو اجازت سند حدیث دینے والے حضرت قاضی احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ زیر آیت **ماکان للنبی** الخ رقم طراز ہیں کہ **انھا نُزلت فی استغفارٍ أُناسٍ لِآبائھم المشرکین لا فی ابی طالب** (اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب صفحہ ۱۷ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: بیشک یہ آیت مبارکہ ان لوگوں کے لئے نازل ہوئی ہے جو اپنے مشرکین آباء کے لئے استغفار کرتے تھے اور یہ ابو طالب کے حق میں نہیں ہے۔

راقم السطور اس بابت ابھی اور بہت سارے مفسرین و محدثین وعلماء ربانیین کے اقوال نقل کر سکتا ہے لیکن انہیں چند پر اکتفاء کرتا ہے اہل محبت و انصاف کے لئے یہی بہت کچھ ہے اور ضدی قسم کے لوگوں کے لئے پورا دفتر بھی ناکافی ہے ۔مجھے سخت تعجب ہے کہ جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ایمان کا اگر احتمال واحد بھی پایا گیا تو منع تکفیر کے لئے کافی ہے وہی حضرات اتنی صراحتوں کے باوجود بھی کفر ہی کفر کا رَٹّا مار رہے ہیں۔

یاللعجب اوران کے نزدیک ایمان ابو طالب سلام اللہ علیہ پر حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ قسمیہ روایت بھی ناقابل التفات ہے **قَالَ العباس واللہ لقدقال اخی الکلمۃ اللتی امرتہ بھا** یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ پاک علیہ السلام سے بقسم بیان فرمایا کہ میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا جس کا حکم آپ نے انہیں دیا تھا۔ (روض الانف مع سیرت ابن ھشام ج ۱ صفحہ ۲۸۵)

اللہ اکبر کبیرا ہائے رے ستمگرانِ ابو طالب تمہیں انکے برادرِ گرامی کی قسم پر بھی اعتبار نہیں آتا؟

کیا احتمالِ واحد والا قانون صرف مخصوص و محدود لوگوں کے لئے ہے یا یہ ضابطہ عام ہے؟

اگر عام ہے تو کیا اس قدر تصریحات وروایات کے بعد بھی ایمان سیدنا ابو طالب سلام اللہ علیہ کا واحد اور ادنیٰ احتمال بھی نہیں ملا؟

علاوہ ازیں اور دوسرے درجنوں اکابر کے اقوال کیوں کر بھول جاتے ہیں جو اس بزرگوار کے ایمان واسلام پر بین ثبوت ہیں مثلاً امام شمس الدین قرطبی ،امام سہیلی، قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی ،امام شہاب الدین قسطلانی الشافعی المصری، امام عینی، امام محمد صاوی المالکی، امام جلال الدین سیوطی الشافعی ،امام شہاب الدین ابوالفضل ابن حجر عسقلانی الشافعی ،امام ابو نعیم احمد اصفہانی ،امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف الحزامی النووی الشافعی، شیخ الاسلام امام فخر الدین رازی الشافعی الاشعری، امام یوسف نبہانی، امام اسماعیل حقی الحنفی ،علامہ نور بخش توکلی، علامہ معین واعظ کاشفی الہروی ،علامہ **شبلنجی** نے بھی پیش کی۔

خدا جانے کس کی رعایت مد نظر ہے کہ اس مسئلہ پر بعض علماء اہلسنت خود اپنے ہی اصول سے مسلسل صرفِ نظر فرما رہے ہیں اور احتمال واحد والے اصول سے قصداً منحرف ہیں۔

دوستو! واضح کرتا چلوں کہ ایمان ابو طالب کا مسئلہ یا اہل بیت پاک کے کچھ اور معاملات کو قصداً عمداً ارادۃً اختلافی بنایا گیا ہے چنانچہ اس امت میں **خیر القرون** سے لیکر آج تک اہلبیت کے ساتھ بَلا کی دشمنی رکھنے والے موجود پائے گئے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کے بیچ خاندانِ علی پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے شش ماہ سے لیکر بزرگوں تک کو بے دردی کے ساتھ ذبح کیا گیا ، پردیس میں نبی زادوں کا خیمہ لوٹا اور پھر جلایا گیا ،بے قصور سکینہ کے رخساروں پر طمانچے مارے گئے، خواتین اہلبیت کے سروں کی چادریں چھینی گئیں ،بے خطا عابد لاغر و بیمار کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پیروں میں بیڑیاں ڈالکر بے جرم وخطا قیدی بنایا گیا، ذلیل کرنے کی غرض سے اسی امت کے لوگوں نے انہیں شہر شہر گھمایا اولادِ رسول کے کٹے ہوئے سروں کی نمائش کی گئی اب اگر آپ اتنا سمجھ چکے تو بس جان لیجئے کہ جو قوم نبی زادوں کے ساتھ اتنا سب کچھ کر سکتی ہے، ائمہ اہلبیت کو زہر دے کر ان کی جان لے سکتی ہے، ان کے بچوں کو یتیم اور انکی بیویوں کو بیوہ بنا سکتی ہے تو بتایئے اس قوم سے یہ کب بعید ہے کہ ان تمام نفوسِ قدسیہ کے جدِّ اعلیٰ محسنِ اسلام جناب ابو طالب کے خلاف ایک ایسی روایت وضع کرلے اور اکابرین کے نام سے منسوب کرکے سپلائی کردے کہ جس سے ان کے ایمان واسلام کا انکار ممکن ہو سکے ؟

اور علی کے باپ کو بھی اسی صف میں کھڑا کیا جا سکے جس صف میں بڑے بڑے دشمنانِ رسول پہلے سے ہی کھڑے ہیں چونکہ عہدِ بنو امیّہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور خاندان علی کو ممبر و محراب سے گالی دینا عام بات تھی جابر حکام اس پاکیزہ خاندان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ ظلم وبربریت کی حد یہ تھی کہ روایانِ حدیث پر باضابطہ یہ پابندی تھی کہ جس روایت میں مولا علی مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام ہو تو وہ روایت ان کا نام نہ لیتے

ہوئے ڈائرکٹ نبی علیہ السلام کے نام سے بیان کردی جائے مطلب یہ کہ جہاں تک بن پڑے ان کا نام کسی اچھی جگہ نہ آنے دیا جائے۔

دوستو!! کیا یہ غلط ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالی دینے کے جنون میں خطبۂ عیدین ایک زمانے تک قبل نماز عیدین دیا جاتا رہا؟؟؟

حضرات!! جب سلاطینِ زمانہ اس درجہ بغاوت پر آمادہ ہوں تو ان سے یہ کب غیر ممکن ہے کہ اس علی مرتضیٰ کے اس باپ کو جس کا گھر دین اسلام کی دعوت کا اول مرکز بنا جو رسولِ گرامی وقار کا سب سے بڑا وفادار صلاح کار رہا جس کی موت کے سال کو رسول پاک علیہ السلام نے غم کا سال قرار دیا اس کی تاریخ کے ساتھ بنی امیہ کے اوباش لونڈے کھلواڑ نہ کریں اس کام کو مستقل تاریخ بنانے کے لئے کچھ بزرگ اصحاب کے ناموں کا استعمال کیا گیا تا کہ بعد کے لوگوں کا اعتبار حاصل کیا جا سکے چنانچہ کچھ اس انداز فکر کے ساتھ اس کام کو انجام دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بہت سارے بزرگ بھی اس جھانسے میں آ گئے اور متولیٔ کعبہ جانشین حضرت عبد المطلب حضور سیدنا ومولانا وملجانا ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر ومشرک لکھ دیا اور پھر انہیں کی اقتداء میں بعد کے بھی کچھ بزرگ اس کا شکار ہو گئے جبکہ حدیثِ پاک کی روشنی میں ہمارے لئے اس قدر سمجھ لینا کافی تھا کہ مدارِ ہدایت ونجات اہلِ بیتِ رسول ہیں انہیں کے ساتھ قرآن ہے اور انہیں کے پاس روح دین وایمان بھی ہے ان سے بہتر قرآن فہمی شریعت شناسی بڑے سے بڑے مفسر، محدث، مجتہد، فقیہ، مجدد اور مفتی کسی سے بھی متصور نہیں چنانچہ مشہور کتاب معارج النبوۃ میں ان عالی قدر کے تعلق سے کئی روایات نقل کرنے کے بعد علامہ ملا معین واعظ کاشفی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ **از اهلبیت ایشاں که اتفاق دارند بر آنکه ابو طالب بایمان رفته** یعنی اہلبیت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابو طالب اس دنیا سے باایمان تشریف لے گئے۔ (معارج النبوۃ رکنِ دوم صفحہ ٦٩) واضح رہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ رضا اکیڈمی ممبئی نے بھی چھاپا ہے۔

حضراتِ باوقار اہلبیت جب دیگر معاملاتِ دینی میں بھی حرفِ آخر ہیں تو خود انہیں کے گھر کی بات کے تعلق کسی کی واہی تباہی کا کیا اعتبار؟؟؟

وتمم بالخير

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets. Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011) Bhagalpur (10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the

Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

- To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

- To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

- To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization especially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

- To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
- To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

- To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

- To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah

Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

- To work towards helping financially weak educational institutions.

- To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

- To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

- To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

- To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

- To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah.

- To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi
President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board
Email: ashrafemillat@yahoo.com
Twitter: www.twitter.com/ashrafemillat
Facebook: www.facebook.com/AIUMBofficialpage
Website: www.aiumb.org

فیشن اور پردہ
مؤلف حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی

इमाम अहमद रज़ा खां अलैहिर्रहमा
देवबंदियों की नज़र में (हिंदी)

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام کون؟

زکوۃ اور صدقۂ فطر

Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

شب برات آزادی کی رات
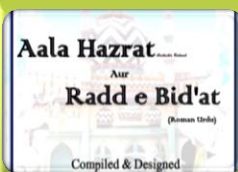
Aala Hazrat Aur Radd e Bid'at
(Roman Urdu)

अक़ीदा ए इल्म ए गैब
और देवबंद की क़लाबज़ियाँ (हिंदी)

حضرت سیدنا امام حسین اور یزید پلید بن معاویہ خالدی اموی

हुज़ूर का साया न था

حیات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں
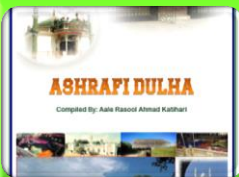
Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ
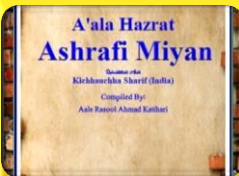
A'ala Hazrat Ashrafi Miyan (English)

देवबंदियों की
रसूल दुश्मनी की ताज़ा मिसाल

حاجی سید عبد الرزاق نورالعین الحسنی والحسینی
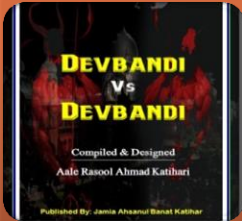
Devbandi Vs Devbandi

شجرہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ
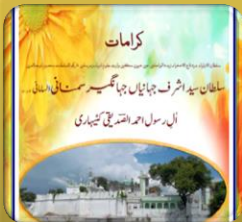
کرامات سید سلطان اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

اشرفی پنج سورہ (زیر ترتیب)

Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad

Slideshare:www.slidshare.net/mdalerasool

www.archive.com/aale_rasool_ahmad

www.aalerasoolamad.blogspost.com